تَقْدِيرُ الزَّوْجِ

الْخُطْبَةُ الأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي ﴿خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً﴾، وَنَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ذُو الْفَضْلِ وَالْمِنَّةِ، وَنَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، صَلَّى اللَّهُ وَسَلَّمَ وَبَارَكَ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنِ اقْتَدَى بِهَدْيِهِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ **عِبَادَ اللَّهِ** وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ **﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً﴾**.

عزیزانِ گرامی، میرے نمازی بھائیو! ایک سبق آموز واقعہ ہے جو حدیثِ پاک میں بیان ہوا، کہ ایک دن گیارہ عورتیں ایک مقام پر جمع ہوئیں، اُن میں سے ہر عورت اپنے شوہر کے ساتھ اَپنے احوال بیان کرنے لگی، اُن میں ایک نہایت عقلمند اور سمجھدار عورت بھی تھی، جو اپنے شوہر کے مقام کو پہچانتی اور اُس کی قدردانی کرتی تھی، چنانچہ اُس نے اپنے شوہر کی خوبیوں کو یوں بیان کیا، کہ وہ اُس کے ساتھ کریمانہ سلوک کرتا ہے، اپنے مال سے اُس پر سخاوت بَرتتا ہے، اَپنی بھلائی اُس

پر نِچھاور کرتا ہے، اُس کا دل بہلاتا ہے اور نرمی و شفقت سے اُسکے ساتھ پیش آتا ہے، اُسے خوش رکھتا اور اس کے اہلِ خانہ کی عزت کرتا ہے۔

یہ عَظیم عورت اُمِّ زَرْع ہیں، جِنکی کہانی اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیان کی، اور اس کے شوہر ابو زَرْع کی اپنی بیوی کے ساتھ سیرت و محبت کا تذکرہ کیا، تو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: **«كُنْتُ لَكِ كَأَبِي زَرْعٍ لِأُمِّ زَرْعٍ»**، "میں تمہارے لیے ایسا ہی ہوں، جیسا اَبو زَرْع، اُمِّ زَرْع کے لیے تھا". یہ سن کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضل کا اعتراف اور انکی اچھائیوں کو یاد کر کے فرمانے لگیں: **"بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، بَلْ أَنْتَ خَيْرٌ لِي مِنْ أَبِي زَرْعٍ"**. "میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، یا رسول اللہ! بلکہ آپ تو میرے لیے ابو زرع سے بھی بہتر ہیں!"

جی ہاں میرے بھائیو، اے اللہ کے بندو! یہ ہے بیوی کا اپنے شوہر کی قدردانی کرنا، یہ وہ عظیم اَخلاق ہیں، جس سے نیک، وفادار

اور مخلص بیویاں آراستہ ہوتی ہیں، جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿**فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ حَافِظَاتٌ لِلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللَّهُ**﴾، "پھر نیک عورتیں تابعدار ہوتی ہیں کہ مردوں کی غیر موجودگی میں اللہ کی مدد سے (ان کے حقوق کی) حفاظت کرتی ہیں".

لہذا نیک بیوی خواہ وہ خود ملازمت پیشہ ہو یا گھریلو خاتون ہو، ہر حال میں اپنے شوہر کی قدر کرتی ہے، اُس کے حُسنِ سُلوک کو سَراہتی ہے؛ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ شوہر ہی گھر کا سہارا، خاندان کی جائے اَمان، اور اُس کا مُحافظ و پاسبان ہے، وہ بخوبی سمجھتی ہے کہ شوہر کی عزت و قدردانی اس کا بنیادی اَخلاقی حق ہے، اور بھلا کیوں نہ ہو؟ وہی تو ہے جو دن رات محنت کرتا ہے، حُصولِ رزق کے لیے اَنتھک کوششیں کرتا ہے؛ تاکہ اپنے گھرانے کی ضروریات پوری کرے اور اُس کے سُکھ چَین کا سامان مُہَیا کرے.

میرے بھائیو، اللہ کے بندو! فیملی میں شوہر کی عزت و توقیر کرنا ایک اَعلیٰ اَخلاقی فریضہ ہے، جس پر مضبوط گھرانوں کی تعمیر ہوتی ہے اور مستحکم خاندان پروان چڑھتے ہیں، لہذا ہر

ماں پر لازم ہے کہ خود اپنے شوہر کی عزت کر کے اِس اعلیٰ تہذیب کو اپنی اولاد میں پروان چڑھائے، کیونکہ ماں اولاد کے لیے نمونہ و مثال ہے، لہذا ماں بچوں کو اپنے قول و فعل کے ذریعے اِس کا عملی درس دے، تاکہ یہ جذبہ پورے معاشرے کی ثقافت و پہچان بن جائے.

میرے بھائیو، بیوی کی شوہر کے ساتھ قدردانی کے مختلف پہلو ہیں، جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ اُس کا شکریہ ادا کرے، کیونکہ جو معمولی بھلائی کا شکر نہیں کرتا، وہ بڑی اَچھائیوں کا شکر بھی نہیں بجا لاتا، آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے: «**لَا يَشْكُرُ اللهَ مَنْ لَا يَشْكُرُ النَّاسَ**»، "جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا، وہ اللہ کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا".

پس بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کی شکر گزار ہو، اور اُس کی خوبیوں کو اپنے اور اُس کے اہلِ خانہ کے سامنے سَراہے اور اُسکی تعریف کرے، کیونکہ نبی کریم صاحبِ خُلُقِ عظیم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «**لَا يَنْظُرُ اللهُ إِلَى امْرَأَةٍ لَا تَشْكُرُ لِزَوْجِهَا**» "اللہ اس عورت کی طرف نظرِ رحمت نہیں فرماتا جو اپنے شوہر کی ناشکری کرتی ہے". اور کوئی عورت اپنے شوہر کو

"شکریہ" کہنے، یا شوہر کو پسند، محبت بھرا کوئی خاص جملہ کہنے، یا شوہر کو مرغوب کسی خاص نام و کُنیت سے پُکارنے سے صرف اس لیے نہ رُکی رہے کہ اُسے یہ سب کہنے سے شرم محسوس ہوتی ہے.

میرے بھائیو، اللہ کے بندو! نیک بیوی کی شان یہ ہے کہ وہ شوہر کے فیصلوں میں اُس کی تائید کرے، اُس کے قول و رائے کا احترام کرے، اُس پر بے جا تنقید اور اُسکی عزتِ نفس میں کوتاہی سے دُور رہے، اُس کی غلطیوں پر اُسے شرمندہ نہ کرے، اُس کی کمزوریوں سے فائدہ نہ اُٹھائے، اور ہمہ وقت شوہر سے تکرار اور جھگڑے کے لیے تیار نہ بیٹھی رہے، تاکہ اُسکا شمار اُن لوگوں میں نہ ہو جنکے بارے میں حدیث پاک میں فرمایا گیا، **«إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ»** : "جب جھگڑتا ہے تو پھٹ پڑتا ہے". بلکہ عقلمند بیوی وہ ہے جو فوراً صلح کی راہ اختیار کرے، تاکہ گھر میں محبت و سکون کا ماحول برقرار رہے، اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اِس بشارت کی مستحق بنے، آپ علیہ السلام کا ارشادِ گرامی ہے: **«خَيْرُ نِسَائِكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ: الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْعَؤُودُ عَلَى زَوْجِهَا، الَّتِي إِذَا آذَتْ أَوْ أُوذِيَتْ، أَتَتْ زَوْجَهَا، حَتَّى**

تَضَعَ يَدَهَا فِي كَفِّهِ فَتَقُولَ: لَا أَذُوقُ غَمْضًا حَتَّى تَرْضَى»: "جنت کی اَہل تمہاری بہترین عورتیں وہ ہیں: وہ جو محبت کرنے والی، کثرت سے اولاد جنم دینے والی، اور اپنے شوہر کے ساتھ وفادار رہنے والی ہوں، جو اگر کوئی تکلیف پُہنچائے یا خود تکلیف پائے، تو اپنے شوہر کے پاس آتی ہے، یہاں تک کہ اپنا ہاتھ اُس کے ہاتھ میں رکھتی ہے اور کہتی ہے: مجھے کوئی سکون حاصل نہ ہو گا جب تک تم راضی نہ ہو جاؤ."

میرے بھائیو، اللہ کے بندو! شوہر کی قدردانی کی کیا ہی عظیم برکتیں ہیں! اور اس کے اثرات کتنے ہی فائدہ مند ہوتے ہیں، جب وہ ایک عقلمند اور حِکمت والی بیوی کے خلوص سے پیدا ہو، جو شوہر کے رازوں کی پاسداری کرے، اُس کے مقاصد کی تکمیل میں اُسکی حوصلہ افزائی کرے، اُس کے خوابوں کو حقیقت میں بدلنے میں اُس کی مدد کرے، اور اُس کا اعتماد بحال رکھے. اور اُسے یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنے شوہر سے زیادہ شکوے شکایت کرے، کیونکہ یہ رویہ اُس کے ذہنی سکون کو برباد کر دیتا ہے، اور میاں بیوی دونوں کی زندگی کو بے مزہ کر دیتا ہے، کیا آپ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی بیویوں

میں سے ایک بیوی کا قصه نہیں سنا جس نے اپنے شوہر حضرت اسماعیل علیه السلام سے بے حد شکوہ و شکایتیں کیں، جسکا انجام اس کے حق میں اچھا نه ہوا؟

رشتهِ اِزدواج میں منسلک میری بہنو! سمجھدار بیوی وہ ہے جو اپنے شوہر سے محبت اور وفاداری میں سچی ہو، جو شوہر پر ایسے اَخراجات کا بوجھ نه ڈالے جو اس کی استطاعت سے باہر ہوں، جو اپنی حالت کا موازنه دوسری خواتین کے ساتھ نه کرے، اور اپنے شوہر کی محنتوں اور قربانیوں کو پسِ پُشت ڈالتے ہوئے یوں نه کہے: "دیکھو فلاں فلاں کا شوہر اُسے کیا کچھ دیتا ہے!"؛ کیونکه ایسا کرنے سے وہ شوہر کو قرضوں کے دلدل میں دھکیل دیتی ہے، جس سے انکا خاندانی استحکام منہدم ہو جاتا ہے، اور دونوں کے مابین رشته ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتا ہے.

کیا وہ نہیں جانتی که کوئی بھی شخص خامیوں سے پاک نہیں، اور کمال صرف ایک ذاتِ باری تعالیٰ کو ہی زیبا ہے؟ کیا وہ نہیں جانتی که ایک بیوی کا فرض ہے که وہ اپنے شوہر کے حالات کو سمجھے اور اس کے مطابق چلے، نبی کریم صلی اللہ علیه

وسلم کے اِس ارشاد سے نصیحت حاصل کرتے ہوئے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: «**انْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْكُمْ، وَلَا تَنْظُرُوا إِلَى مَنْ هُوَ فَوْقَكُمْ؛ فَإِنَّهُ أَجْدَرُ أَنْ لَا تَزْدَرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْكُمْ**»، "ان لوگوں کی طرف دیکھو جو دنیاوی اعتبار سے تم سے کم حیثیت ہوں اور ان لوگوں کی طرف نہ دیکھو جو تم سے اوپر ہوں، اس طرح زیادہ لائق ہے کہ تم اللہ کی ان نعمتوں کی ناقدری نہ کرو، جو اس کی طرف سے تم پر ہوئی ہیں".

اے اللہ! ہم تجھ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے گھروں کو خوشیوں کا گہوارہ بنا، ہمارے معاشرے میں بھلائی اور محبت میں اضافہ فرما، اور ہمیں اپنی اطاعت اور ان کی فرماں برداری کی توفیق دے جن کی اطاعت کا تو نے اپنے اس فرمان میں حکم دیا ہے: ﴿**يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ**﴾.

أَقُولُ قَوْلِي، وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ رَبِّي.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ.

أَمَّا بَعْدُ: میرے نمازی بھائیو! بیوی کا اپنے شوہر کی قدر کرنا اور اسکا احترام بجا لانا عموماً اسی وقت ہوتا ہے جب شوہر بھی اس کی عزت و تکریم کرے، لہذا ایک دوسرے کی قدر کرنا میاں بیوی کا مشترکہ فریضہ ہے، انسانی فطرت اور ایک نفسیاتی ضرورت ہے، جو ہر رشتے میں اہمیت رکھتی ہے، مگر ازدواجی تعلق میں اِس کی ضرورت کہیں زیادہ گہری اور اِس کا اثر کہیں زیادہ وسیع ہوتا ہے، یہی قدردانی گھر کی خوشحالی، استحکام اور پائیداری کی ضامن ہے، اور یہی وہ دواءِ دل ہے جو شوہر کے دل کو سکون بخشتی ہے اور خاندانی استحکام کو مضبوط کرتی ہے.

میرے بھائیو! اس اَمر کی شدید ضرورت ہے کہ میاں بیوی باہم گفتگو کے لیے کوئی وقت خاص کریں، جس میں مختلف موضوعات پر گفت و شنید کریں، ایک دوسرے کے ساتھ شُکر و محبت کے کلمات کا تبادلہ کریں، روزانہ کم از کم ایک گھنٹہ

بہر صورت اس کے لیے نکالیں، یہ معمول نہ صرف روزمرہ کی مشکلات اور پریشانیوں کو کم کرتا ہے بلکہ زندگی کے دباؤ کو بھی ہلکا کرتا ہے، جو اکثر جذبات کو خشک کر دیتا اور دلوں میں رنجشیں پیدا کر دیتا ہے. آئیے، میرے ساتھ ذرا غور فرمائیے! اُس حسین نبوی مکالمے پر، جو ازدواجی تعلق میں محبت، اپنائیت اور بہترین گفتگو کا اعلیٰ ترین نمونہ ہے، جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: «إِنِّي لَأَعْلَمُ إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتِ عَلَيَّ غَضْبَى». قَالَتْ فَقُلْتُ: وَمِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «أَمَّا إِذَا كُنْتِ عَنِّي رَاضِيَةً، فَإِنَّكِ تَقُولِينَ: لَا. وَرَبِّ مُحَمَّدٍ! وَإِذَا كُنْتِ غَضْبَى، قُلْتِ: لَا، وَرَبِّ إِبْرَاهِيمَ». "میں جان لیتا ہوں جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو اور جب تم ناراض ہوتی ہو"، حضرت عائشہ ؓ نے حیرت سے عرض کیا: "یا رسول اللہ! آپ یہ کیسے جان لیتے ہیں؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکراتے ہوئے فرمایا: "جب تم مجھ سے راضی ہوتی ہو تو کہتی ہو: "نہیں، محمد کے رب کی قسم!" اور جب تم ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو: "نہیں، ابراہیم کے رب کی قسم!"". حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مسکرا کر

کہا: "ہاں، اللہ کی قسم! یا رسول اللہ، میں تو صرف آپکا نام لینا چھوڑتی ہوں!".

دیکھیے، کیسا لطیف، محبت بھرا اور اپنائیت سے لبریز انداز ہے! کیسا حسین طریقہ ہے رشتے کو مضبوط کرنے اور دلوں کو قریب لانے کا! لہذا رشتہِ اِزدواج میں جُڑے ہر فردِ بشر کو چاہیے کہ وہ قدردانی کو اپنی اِزدواجی زندگی کا بنیادی اصول بنائے، تاکہ گھر کا سکون برقرار رہے، بچوں کو نفسیاتی سکون نصیب ہو، اور باہمی محبت و الفت کے رشتے مزید گہرے ہوں. یاد رکھیں، جب شوہر کو گھر میں محبت، عزت اور سکون میسر آتا ہے، تو وہ اپنے کام میں بہترین کارکردگی دکھاتا ہے، اپنے تعلقات میں حُسنِ اَخلاق کا مظاہرہ کرتا ہے، اور یوں اس کا فائدہ نہ صرف اس کے اپنے گھرانے بلکہ پورے معاشرے اور وطن کو پہنچتا ہے.

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ، بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
﴿**وَمِنْ آيَاتِهِ أَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَزْوَاجًا لِتَسْكُنُوا إِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَوَدَّةً وَرَحْمَةً إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ**﴾،

"اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تمہارے لیے تمہیں

میں سے بیویاں پیدا کیں تاکہ ان کے پاس چین سے رہو اور تمہارے درمیان محبت اور مہربانی پیدا کر دی، جو لوگ غور کرتے ہیں ان کے لیے اس میں نشانیاں ہیں".

هَذَا وَصلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَالتَّابِعِينَ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلْنَا بِكَ مُؤْمِنِينَ، وَلَكَ عَابِدِينَ، وَإِلَيْكَ مُنِيبِينَ، وَبِوَالِدِينَا بَارِّينَ، وَارْحَمْهُمْ كَمَا رَبَّوْنَا صِغَارًا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اللَّهُمَّ اجْعَلِ التَّقْدِيرَ ثَقَافَةً فِي أُسَرِنَا، وَالْحِوَارَ دِعَامَةً فِي بُيُوتِنَا، وَامْلَأْ بِالْأُلْفَةِ مُجْتَمَعنَا.

اللَّهُمَّ أَدِمْ عَلَى دَوْلَةِ الْإِمَارَاتِ الاسْتِقْرَارَ، وَالرُّقِيَّ وَالِازْدِهَارَ، وَ أَتِمَّ اللَّهُمَّ الْعَافِيَةَ عَلَيْنَا، وَبَارِكْ لَنَا فِي أَرْزَاقِنَا، وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا.

اللَّهُمَّ وَفِّقْ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ، الشَّيْخ مُحَمَّد بن زَايد، وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيخ زَايد، وَالشّيخ رَاشِد، وَالْقَادَةَ الْمُؤَسِّسِينَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ، وَاشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِرَحْمَتِكَ وَغُفْرَانِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ، وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

اللَّهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِينَ، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا.

﴿رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.